روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 11 فروری 2006ء 12 محرم 1427 ہجری 11 تبلیغ 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 31

جس نے بھوک پر صبر کیا

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے دنیا میں اپنی بھوک مٹالی قیامت کے دن یہ اس کی امیدوں کے درمیان روک بن جائے گی اور جس نے حالت فقر میں اہل ثروت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا وہ رسوا ہوگا اور جس نے حالت فقر میں صبر سے کام لیا اللہ اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ شخص چاہے گا ٹھہرائے گا۔

(معجم الاوسط طبرانی جلد8ص45 راوی محمود ابن الفرج حدیث نمبر :7912)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 307)

پڑھنے والوں کیلئے شفیع

حضرت ابوامامہ الباھلیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

قرآن پڑھو کیونکہ قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع کے طور پر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن حدیث نمبر :1337)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان)

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

(سیکرٹری تبرکات کمیٹی دفتر نظارت تعلیم
ٹیلی فون:0092-4524-212473)

نیورولوجسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب نیورولوجسٹ ماہر اعصاب و دماغی امراض امریکہ سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ مورخہ 26-27-28فروری 2006ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر شعبہ پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سو سال کا سفر

مہدی دوراں نے ڈالی تھی بنا بعد از دعا
ایک ادارے کی کہ جس میں ہو فقط خوفِ خدا
اس کا ہر اک کام بابرکت ہو اور ہو خوشنما
اس کے ہر طالب سے راضی ہو خدا رب الوریٰ

نکلیں اس گہوارۂ علم و ہنر سے وہ سپوت
روند ڈالیں دجل کو جو مثلِ تارِ عنکبوت
نور کی تنویر سے وہ جگمگا دیں شش جہات
دل میں کچھ دنیا کا ڈر ہو اور نہ ہو خوفِ ممات

ہو مزین ان کا ہر قول و عمل قرآن سے
اک تعلق عشق کا ہو حامل فرقان سے
اپنے سینوں کو منور رکھتے ہوں ایمان سے
راہ مولیٰ میں نہ گھبراتے ہوں وہ نقصان سے

وہ گروہِ قدسیاں جو جامعہ کی شان تھا
تھا عجب اخلاص ان کا اور عجب ایمان تھا
سامنے ان کے امام وقت کا فرمان تھا
جاں بکف تھا ہر کوئی اس راہ میں قربان تھا

دیکھتے ہی دیکھتے اک انقلاب آنے لگا
یہ شجر آغاز ہی میں پھول پھل لانے لگا
مکر کے ایوان میں اک زلزلہ آنے لگا
دیکھتے ہی دیکھتے شیطان چھپ جانے لگا

یہ سفر سو سال کا گزرا ہے زریں بے مثال
سینکڑوں فرزند اس کے خوش بیان و خوش خصال
پا گئے منزل کو اپنی سب کے سب وقتِ وصال
اپنے پیچھے چھوڑے ہیں اکثر نے شیریں نونہال

آج بھی موجود ہیں اہلِ وفا و اتقا
ہے معطر ان کی خوشبو سے مرا دستِ دعا
ہیں یہی ابرار جو آقا پہ ہیں دل سے فدا
ساری دنیا کو ملے گا ان سے ہی آبِ بقاء

راجہ منیر احمد خان

صد سالہ تاریخ جامعہ احمدیہ کے موضوع پر ایک علمی سیمینار

سیدنا حضرت مسیح موعود نے 1906ء میں مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم و تربیت کیلئے شاخ دینیات کا آغاز فرمایا تھا۔ 100 سال گزرنے کے بعد وہ شاخ ترقی کی منازل طے کر کے جامعہ احمدیہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سیمینار مورخہ 25 جنوری 2006ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد ہوا جس کا عنوان صد سالہ تاریخ جامعہ احمدیہ تھا۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ درج ذیل اساتذہ جامعہ نے تقاریر کیں۔

☆ مکرم نوید احمد سعید صاحب۔ بعنوان: سیمینار کا پس منظر اور غرض و غایت
☆ مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب بعنوان: تاریخ مدرسہ 1898ء تا 1949ء
☆ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب بعنوان: تاریخ جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین 1949ء تا 1957ء
☆ مکرم داؤد احمد عابد صاحب بعنوان: تاریخ جامعہ 1957ء تا 2002ء
☆ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب بعنوان: تاریخ جامعہ جونیئر سیکشن 2002ء تا حال

طلباء جامعہ نے مختلف نظمیں خوش الحانی سے سنائیں۔ جن میں مکرم راجہ منیر احمد صاحب کی جامعہ سے متعلق نظم بھی شامل ہے۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، تدبیر اور محنت کرنے، زبانیں سیکھنے اور وقف زندگی کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی نیز بیان کیا کہ صد سالہ جوبلی کا موقع اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا موقع ہے۔ بعد ازاں مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا اختتامی دعا کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ اس سیمینار کیلئے نور ہاسٹل کے ہال کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ابتلاؤں میں تری زندگی پروان چڑھی
تیری جاں آگ میں پڑ کر بھی سلامت آئی

آنحضرت ﷺ پر آنے والے ابتلاؤں میں پاکیزہ تجلیات

بیوی بچوں کے مطالبات، ایفائے عہد، بھوک اور خوف کا ابتلاء اور صبر کے بے مثل نظارے

عبدالسمیع خان

بیوی بچوں کے مطالبات کا ابتلاء

رسول کریم ﷺ نے سادہ اور مشکل زندگی گزاری اور ہمیشہ اپنی ازواج اور اولاد کو بھی سادگی اور قناعت کی تعلیم دی۔ فتوحات کے دور میں ازواج نے متفق ہو کر آپ سے دنیاوی اموال مانگے تو آپ نے قرآنی حکم کی روشنی میں فرمایا اگر دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مالی فائدہ پہنچاؤں اور رخصت کردوں اور اگر تم اللہ اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو خوشی سے میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔

(الاحزاب آیت 29-30)

حضرت فاطمہؓ کی طرف سے ایک غلام مانگنے پر فرمایا کہ اس سے بہتر ہے کہ تم ذکر الٰہی کیا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب علی حدیث نمبر 3429)

حضرت حسنؓ نے صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی تو آپ نے فوراً اسے ان کے منہ سے نکال لیا اور فرمایا کہ آل محمدؐ صدقہ نہیں کھاتے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر حدیث نمبر 1390)

ایفائے عہد کا ابتلاء

وعدہ وفائی تو آنحضرت ﷺ کی بنیادی صفت تھی لیکن بعض مواقع آپ کی زندگی میں ایسے بھی آئے جب وعدہ وفا کرنا قانونی طور پر ممکن نہ تھا اور بعض حالات میں ایفائے عہد کی کوشش کے نتیجہ میں سوائے تمسخر اور بدنامی کے اور کچھ حاصل ہونے کا امکان نہ تھا مگر رسول اللہؐ نے ہر حالت میں وعدہ وفا کرنے کی عظیم مثالیں قائم فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی جوانی میں معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی تھی جس کے سب شرکاء نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ ظلم کو روکیں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔

اس عہد کی رسول اللہؐ نے اس وقت بھی پاسداری کی۔ بلکہ سب سے بڑھ کر کی اور حقیقت میں ایفائے عہد کے شاندار نظارے بعثت کے بعد دکھلائے جب شدید دشمنوں اور ظالموں کے مقابل پر حضورؐ نے اپنی جان اور عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے معاہدہ حلف الفضول کے تحت مظلوموں کا حق دلوانے کی بھرپور سعی کی۔

اس کی تائید میں یہ واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

اراش قبیلہ کا ایک فرد مکہ میں اونٹ بیچنے کے لئے لایا۔ ابوجہل نے اس سے ایک اونٹ خریدا اور رقم ادا کرنے کیلئے ٹال مٹول کرنے لگا۔

وہ شخص دہائی دیتا ہوا قریش کے سرداروں کی مجلس میں پہنچ گیا۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا۔

اے سردارو مجھ غریب مسافر کا حق ابوالحکم نے مار لیا ہے۔ مجھے اونٹ کی قیمت دلا دو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد حرام کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ اور وہ سب سردار جانتے تھے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ سے سخت دشمنی رکھتا ہے۔ انہوں نے اس شخص سے استہزاء کرتے ہوئے رسول اللہؐ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ شخص تجھے حق دلا سکتا ہے۔

وہ شخص رسول اللہؐ کے پاس پہنچا اور اپنی داستان سنائی۔ رسول اللہؐ اس کی بات سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کی طرف جانے لگے۔

قریشی سرداروں نے ایک شخص سے کہا کہ تو ان کے پیچھے جا اور دیکھ کیا ہوتا ہے۔

رسول اللہؐ اس شخص کے ساتھ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچے۔ دستک دی۔ اس نے پوچھا کون ہے فرمایا میں محمدؐ ہوں تم باہر آؤ۔

ابوجہل باہر آیا تو فرمایا اس شخص کا حق ادا کرو۔

وہ کہنے لگا آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی اس کی رقم لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لے آیا۔ وہ شخص واپس جاتے ہوئے اہل قریش کی اسی مجلس کے پاس ٹھہرا اور کہا اللہ محمدؐ کو جزا دے مجھے میرا حق مل گیا۔

اتنی دیر میں وہ شخص جو رسول اللہؐ کے تعاقب میں بھیجا گیا تھا واپس آ گیا اور ابوجہل کے متعلق سارا واقعہ بیان کیا تو سب سخت حیران ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ابوجہل آیا تو سب نے اسے لعن طعن کی۔

اس نے کہا جب میں محمدؐ کے بلانے پر باہر آیا تھا تو میں نے دیکھا کہ محمدؐ کے پیچھے قوی الجثہ خوفناک زبردست جبڑوں والا اونٹ ہے اور اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا۔

(السیرۃ النبویہ ابن کثیر جلد اول صفحہ 469 قصۃ الاراشی دار احیاء التراث العربی بیروت)

صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ مکہ سے جو مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا وہ اہل مکہ کے مطالبہ پر واپس کر دیا جائے گا عین اس وقت جب معاہدہ کی شرطیں زیر تحریر تھیں اور آخری دستخط نہ ہوئے تھے حضرت ابوجندلؓ پابہ زنجیر اہل مکہ کی قید سے بھاگ کر آئے اور رسول اللہؐ سے فریادی ہوئے۔ تمام مسلمان اس درد انگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن آنحضرت ﷺ نے باطمینان تمام ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ”اے ابوجندل! صبر کرو ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد حدیث نمبر 2529)

حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابوحُسیل سفر میں تھے کہ کفار مکہ نے ہمیں پکڑ لیا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو (تاکہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جاؤ) ہم نے کہا ہم تو مدینہ جا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے ہم سے یہ عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ چلے جائیں گے اور کفار کے خلاف لڑائی میں شامل نہ ہوں گے۔ یہ عہد گو جارحانہ حملہ آوروں نے جبراً لیا تھا اور کسی معروف ضابطہ اخلاق میں اس کا ایفاء لازمی نہیں تھا مگر رسول اللہ ﷺ کو عہد کا اتنا پاس تھا کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ایک ایک سپاہی کی ضرورت تھی آپؐ نے فرمایا ”تو پھر تم جاؤ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ ہم اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔“

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد حدیث نمبر :3342)

بھوک کا ابتلاء

آنحضرت ﷺ کو قریباً ساری زندگی بھوک کے ابتلاء سے دوچار ہونا پڑا۔ اور یہ تین قسم کا ہے۔

1۔ وہ ابتلاء جب دشمن نے بھوک و پیاس کے ذریعہ آپ کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

2۔ وہ ابتلاء جو معاشی حالات کی تنگی کے نتیجہ میں آیا۔

3۔ وہ رضا کارانہ بھوک جو آپ نے انفاق فی سبیل اللہ اور ایثار کرتے ہوئے اختیار کی۔ یعنی سب کچھ راہ خدا میں دے کر خود بھوکے رہے۔

آنحضرت ﷺ نے ہر رنگ میں آنے والے ان ابتلاؤں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

مجھ پر تیس دن ایسے گزرے کہ میرے اور بلال کیلئے کوئی کھانا نہیں تھا جسے کوئی زندہ وجود کھا سکے سوائے معمولی سے کھانے کے جو بلال کی بغل کے نیچے آ سکتا تھا۔

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامہ حدیث نمبر :2396)

شعب ابی طالب کا ابتلاء تین سال جاری رہا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سخت بھوک کا شکار تھا اور باوجود بعض اشاروں کے صحابہ ان کی کیفیت کو نہ سمجھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ ان کی حالت دیکھ کر گھر لے گئے۔ وہاں دودھ کا ایک پیالہ تھا۔ رسول اللہؐ کو خود بھی کافی بھوک کا سامنا تھا مگر آپؐ یہ کیسے برداشت کر سکتے تھے کہ اصحاب صفہ بھوکے رہیں رسول اللہؐ نے ابوہریرہؓ سے فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہؐ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا۔ میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صفہ آ جائیں اور مجھے ہی رسول اللہؐ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی برا ہو گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صفہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا) بہرحال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس، اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر

پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا۔ ابا ھر! میں نے کہا یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور ٹھیک ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیئو۔ جب میں نے بس کیا تو فرمایا۔ ابوہریرہ اور پیئو۔ میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیئو۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ میں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی حدیث نمبر :5971)

اس واقعہ میں آنحضرت ﷺ کی شان ایثار غیر معمولی عظمت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے ابوہریرہؓ کو بھی ایثار کا سبق سکھایا اور خود سب سے آخر میں پی کر بتایا کہ آپ کو سب سے زیادہ بھوک تھی۔

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت و بصارت بھی متاثر ہو گئی۔ ہم نے محتاجی کے اس عالم میں صحابہؓ رسول اللہؐ سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر پاس نہ رکھ سکا بالآخر ہم رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور رسول اللہؐ ہمیں اپنے گھر لے گئے آپؐ کے گھر میں تین بکریاں تھیں آپؐ نے ہمیں فرمایا ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے چنانچہ یوں گزارہ ہونے لگا ہم تینوں دودھ کا اپنا حصہ پی کر رسول کریمؐ کا حصہ بچا کر رکھ لیتے تھے آپؐ رات کو تشریف لاتے پہلے ہلکی آواز میں سلام کرتے کہ سونے والے جاگ نہ جائیں اور جاگنے والا سن لے۔ پھر اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ کر اس جگہ آتے جہاں آپؐ کے حصہ کا دودھ رکھا ہوتا تھا اور دودھ پی لیتے تھے ایک رات شیطان نے میرے دل میں خیال ڈالا کہ دودھ کا اپنا حصہ پی کر میں سوچنے لگا کہ یہ جو رسول اللہؐ کے لئے تھوڑا سا دودھ بچا کر رکھا ہے۔ اس کی آپؐ کو ضرورت ہی کیا ہے۔ آپؐ کی خدمت میں تو انصار تحفے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور آپؐ ان میں سے کھا پی لیتے ہوں گے یہ سوچ کر میں نے رسول اللہؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا جب اس سے پیٹ خوب بھر چکا اور یقین ہو گیا کہ اب رسول کریمؐ کیلئے کوئی دودھ باقی نہیں رہا تو اپنے کئے پر سخت ندامت کا احساس ہونے لگا کہ تیرا برا ہو تو نے کیا کیا۔ کہ رسول کریم ﷺ کا حصہ بھی ہڑپ کر گیا۔ اب رسول کریمؐ آئیں گے اور حسب معمول جب دودھ اس جگہ نہیں ملے گا تو ضرور تمہارے خلاف کوئی بددعا کریں گے اور تو ایسا ہلاک ہوگا کہ دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔

مقدادؓ اپنی اس وقت کی مالی تنگی کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف ایک اوڑھنے کی چادر تھی وہ بھی اتنی مختصر کہ سر ڈھانپتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکتا تو سر ننگا رہتا تھا۔ اب اسی مخمصے اور بے چینی میں میری نیند اڑ گئی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی میٹھی نیند سو رہے تھے کیونکہ وہ میری حرکت میں شامل نہیں تھے۔

اسی اثناء میں رسول کریمؐ تشریف لائے آپؐ نے حسب عادت پہلے سلام کیا پھر اپنی جائے نماز پر جا کر نماز پڑھتے رہے پھر اپنے دودھ والے برتن کے پاس آ کر ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کچھ نہ پایا۔ ادھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ادھر مجھے یہ خوف کہ لو اب میرے خلاف بددعا ہوئی اور میں مارا گیا مگر آپؐ نے جو دعا کی وہ یہ تھی اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا، جو مجھے پلائے تو خود اس کو پلا...... یہ سننا تھا کہ میں فوراً اٹھا چادر اوپر باندھی اور چھری لے کر رسول کریمؐ کی بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ذبح کر کے حضورؐ کو کھلا کر آپؐ کی دعا کا وارث بنوں۔ جب میں سب سے موٹی بکری کو ذبح کرنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے تھنوں میں دودھ اترا ہوا ہے۔ حالانکہ شام کو دودھ نکالا تھا اور جب باقی بکریوں پہ نظر کی تو سب کا یہی حال دیکھا چنانچہ میں نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر کے رسول اللہؐ کے گھر کا دودھ کا برتن لیا اور بکریاں دوبارہ دوہ کر بھر لیا اور لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپؐ نے جب تازہ دودھ دوہا ہوا دیکھا تو خیال ہوا کہ ان بیچاروں نے بھی ابھی تک دودھ نہیں پیا اور پوچھنے لگے کیا تم لوگوں نے آج رات دودھ نہیں پیا۔ میں نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ بس آپ پیئیں رسول اللہؐ نے کچھ دودھ پی کر باقی مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ اب تم پی لو۔ میں نے کہا کہ آپؐ اور پیئیں رسول اللہؐ نے اور پیا اور پھر مجھے دے دیا۔

اب دل کو تسلی ہوئی کہ رسول اللہ بھوکے نہیں رہے خوب سیر ہو چکے ہیں اور یہ خوشی بھی کہ آپؐ کی دعا کہ اے اللہ! جو مجھے پلائے تو اسے پلا بھی میرے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ تو رسول اللہؐ کا حصہ پینے کی اپنی حرکت کو یاد کر کے مجھے اچانک ہنسی چھوٹ گئی اتنی کہ میں لوٹ پوٹ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اے مقداد! تجھے کون سی اپنی عجیب حرکت یاد آئی ہے جس پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہو تب میں نے رسول کریمؐ کو سارا قصہ کہہ سنایا کہ اس طرح آپؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا دعا کا حصہ دار بھی بنا اور دوبارہ دودھ پی لیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (قبولیت دعا کے نتیجہ میں) خاص رحمت کا نزول تھا تم نے اپنے ساتھی کو جگا کر کیوں نہ اس دودھ میں سے پلا کر ان کے حق میں یہ دعا پوری کروائی میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب مجھے جب اس برکت سے حصہ مل گیا تو مجھے کوئی پرواہ نہ رہی تھی کہ کوئی اور اس میں حصہ دار بنتا ہے کہ نہیں۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف و فضل ایثارہ حدیث نمبر :3831)

حضرت ابوبصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبول اسلام سے قبل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے لئے بکری کا دودھ پیش کیا جو آپ کے اہل خانہ کے لئے تھا۔ آپؐ نے مجھے سیر ہو کر وہ دودھ پلایا اور صبح میں نے اسلام قبول کر لیا۔

بعد میں مجھے پتہ لگا کہ آنحضرت ﷺ کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گزاری جبکہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے گزاری تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 397 حدیث نمبر :27269)

جنگ خندق میں جب بعض صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں تو رسول اللہؐ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ اگر تم نے ایک ایک پتھر باندھا ہے تو میں نے دو پتھر باندھ رکھے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی معیشۃ اصحاب النبی حدیث نمبر :2293)

حضرت رسول کریم ﷺ ایک دفعہ گھر سے باہر نکلے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا کہ بھوک کی وجہ سے باہر نکلے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ پھر یہ سب ایک انصاری ابو الھیثم بن تیھان کے ہاں گئے۔ انہوں نے بزرگ ترین مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی معیشۃ اصحاب النبی حدیث نمبر :2292)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات رسول اللہؐ فجر کے بعد گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کھانے کو کچھ ہے۔ اگر جواب نہ میں ملتا تو فرماتے اچھا پھر آج روزہ ہی رکھ لیتے ہیں (یعنی بھوکا تو رہنا ہی ہے کیوں نہ اپنی نیت کو خدا کی خاطر مخصوص کر کے ثواب حاصل کر لیں)

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلۃ حدیث نمبر :1950)

کئی دفعہ رسول اللہؐ کے گھر میں پکانے والی کوئی چیز نہ ہوتی جس کی وجہ سے کئی کئی دن آگ نہ جلتی تھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میں کبھی ایک دفعہ سے زیادہ گوشت روٹی نہیں کھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ کبھی آپ کو مسلسل دو دن گندم کی روٹی میسر نہیں ہوئی۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی معیشۃ النبی حدیث نمبر 2279 تا 2280)

خوف کا ابتلاء

آنحضرت ﷺ کو ہر قسم کے خوفوں کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر کوئی خوف آپ کو خوفزدہ اور کوئی حزن محزون نہ کر سکا۔ قرآن کریم جنگ احزاب کے ذکر میں خود ان خوفوں کا نقشہ یوں کھینچتا ہے۔

جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل اچھلتے ہوئے ہنسلیوں تک پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے ہیں۔ یہاں مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت آزمائش کے جھٹکے دیئے گئے۔

(الاحزاب 11، 12)

اس سے قبل آنحضرت ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اہل مکہ نے انصار مدینہ کو دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں اور گو ان کو خدا کے وعدوں پر پورا بھروسہ تھا، لیکن فطرتاً وہ سخت خوفزدہ اور پریشان بھی تھے کہ دیکھئے ہمیں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ خطرات طبعاً دوسرے مسلمانوں کی نسبت آنحضرت ﷺ کے لئے زیادہ تھے اور چونکہ ویسے بھی آپؐ کو سب کی نسبت مسلمانوں کی حفاظت کا زیادہ فکر تھا۔ اس لئے آپؐ سب سے زیادہ محتاط رہتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت آتی ہے کہ کان رسول اللّٰہ ﷺ اول ما قدم المدینۃ یسھر من الیل۔ ''یعنی جب شروع شروع میں آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لاتے تو آپؐ عموماً راتوں کو جاگتے رہتے تھے۔''

(فتح الباری شرح بخاری جلد 6 صفحہ :82)

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک رات آنحضرت ﷺ بہت دیر تک جاگتے رہے اور پھر فرمایا کہ اگر اس وقت ہمارے دوستوں میں سے کوئی مناسب آدمی پہرہ دیتا تو میں ذرا سو لیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ آپؐ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی۔ یا رسول اللہ! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ پہرہ دوں۔ اس اطمینان کے بعد آپؐ تھوڑی دیر کیلئے سو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب التمنی باب قولہ لیت کذا و کذا حدیث نمبر :6690)

صحیح مسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ابتدائے ہجرت کا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل سعد)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ان روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ فکر اپنی ذات کے متعلق نہ تھا بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کا فکر تھا اور ان خوف کے ایام میں آپؐ یہ ضروری خیال فرماتے تھے کہ مدینہ میں رات کے وقت پہرہ کا انتظام رہے چنانچہ اس غرض سے بسا اوقات آپؐ خود رات کو جاگا کرتے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ہوشیار و چوکس رہنے کی تاکید فرماتے تھے اور آپؐ کا یہ فکر ڈرنا یا بزدلی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ احتیاط اور بیدار مغزی کی بناء پر تھا ورنہ آپؐ کی ذاتی شجاعت اور مردانگی تو دوست و دشمن میں مسلم ہے چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک رات مدینہ میں کچھ شور ہوا اور لوگ گھبرا کر گھروں سے نکل آئے اور جس طرف سے شور کی

آواز آئی تھی ادھر کا رخ کیا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ سامنے آنحضرت ﷺ تلوار حمائل کئے ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار واپس تشریف لا رہے تھے۔ جب آپؐ قریب آئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ ''میں دیکھ آیا ہوں کوئی فکر کی بات نہیں، کوئی فکر کی بات نہیں'' جس پر لوگ واپس آئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس رات بھی آپ جاگ رہے تھے اور جونہی آپؐ نے شور کی آواز سنی آپؐ جھٹ ابوطلحہ والے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف نکل گئے اور لوگوں کے روانہ ہوتے ہوتے پتہ لے کر واپس بھی آ گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب اذا فزعوا حدیث نمبر :2813)

قریش مکہ کے جن خونی ارادوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ صرف انہی تک محدود نہ تھے بلکہ ہجرت کے بعد سے انہوں نے قبائل عرب میں مسلمانوں کے خلاف ایک باقاعدہ پراپیگنڈہ جاری کر رکھا تھا اور چونکہ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کا سارے عرب پر ایک گہرا اثر تھا، اس لئے ان کی اس انگیخت سے تمام عرب آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہو رہا تھا۔ قریش کے قافلوں نے تو گویا اپنا یہ فرض قرار دے رکھا تھا کہ جہاں بھی جاتے تھے راستہ میں قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قریش کے ان اشتعال انگیز دوروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے بیچارے مسلمان جو اس وقت تک صرف قریش کے خیال سے ہی سہمے جاتے تھے اب بالکل ہی سراسیمہ ہونے لگے۔ چنانچہ...... کی مندرجہ ذیل روایت ان کی اس وقت کی مضطربانہ حالت کا پتہ دیتی ہے:۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ

آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور انصار نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب ایک جان ہو کر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ رات کو بھی ہتھیار لگا کر سوتے تھے اور دن کو بھی ہتھیار لگائے رہتے تھے کہ کہیں کوئی اچانک حملہ نہ ہو جاوے اور وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے کہ دیکھئے ہم اس وقت تک زندہ بھی رہتے ہیں یا نہیں جب ہم رات کو امن کی نیند سو سکیں گے اور سوائے خدا کے ہمیں اور کسی کا ڈر نہ ہوگا۔''

(مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 435 حدیث نمبر: 3512 کتاب التفسیر سورۃ النور)

قرآن شریف نے جو مخالفین اسلام کے نزدیک بھی اسلامی تاریخ کا سب سے زیادہ مستند ریکارڈ ہے۔ مسلمانوں کی اس حالت کا مندرجہ ذیل الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے:۔

''یعنی اے مسلمانو! وہ وقت یاد رکھو جبکہ تم ملک میں بہت تھوڑے اور کمزور تھے اور تمہیں ہر وقت یہ خوف لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اُچک کر لے جائیں یعنی اچانک حملہ کر کے تمہیں تباہ نہ کر دیں مگر خدا نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہارے لئے پاکیزہ نعمتوں کے دروازے کھولے۔ پس تمہیں اب شکر گزار بندے بن کر رہنا چاہئے۔''

(الانفال:27)

اور یہ یقینی بات ہے کہ ان سارے بد ارادوں اور سازشوں کا پہلا اور آخری نشانہ حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ تھے مگر آپ کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی پژمردہ اور مضمحل نہ ہوئے۔

11ھ میں آپ کی زندگی کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب ایک لشکر کثیر کے ساتھ مدینہ پر چڑھ آیا اور آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اگر آپ مجھے اپنے بعد حاکم مقرر کر دیں تو میں آپ کا متبع ہو جاؤں گا۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ بھی مانگے تو نہیں دوں گا اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا تو خدا تیری کونچیں کاٹ دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قصہ اسود عنسی حدیث نمبر :4028)

رانا مبارک احمد صاحب

جلسہ سالانہ اور حضور انور سے شوق ملاقات

دو احمدی نوجوانوں کے جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شرکت کی دلچسپ روداد

ہر احمدی کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کروں۔ چاہے دنیا کے کسی حصہ میں جلسہ سالانہ ہو۔ دوسری یہ کہ ہمارے محبوب امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہو جائے بہت سے احمدی احباب صرف جلسہ سالانہ کے لئے اور پیارے حضور سے ملاقات کے لئے لندن، جرمنی اور کینیڈا کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض احباب کو جانا نصیب نہیں ہوتا ان میں سے ہمارے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دو نوجوان مکرم رانا محفوظ احمد صاحب اور قیصر خلیل خان صاحب ہیں۔ جن کے ان ممالک کے ویزے نہیں لگے اور مایوس ہو کر بیٹھ گئے لیکن دعاؤں کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ خاکسار نے ان دونوں کو مشورہ دیا کہ یوگنڈا جا کر جلسہ میں شرکت کریں اور حضور سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ 17 مئی 2005ء کو الفضل میں یوگنڈا کے جلسہ سالانہ کا اعلان آیا۔ 19 اور 20 مئی 2005ء کو یوگنڈا کا جلسہ سالانہ تھا کام کافی تھا لیکن ہمت حوصلہ ہو اور دل میں پیارے آقا سے ملنے کی تڑپ ہو تو ہر کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو جاتا ہے چنانچہ مکرم رانا محفوظ احمد صاحب اور مکرم قیصر خلیل خان صاحب روانہ ہوئے یہ دونوں نوجوان پہلی دفعہ ملک سے باہر جا رہے تھے یوگنڈا ان کے بارے میں فون بھی کر دیا۔ 19 مئی 2005ء کو ان دونوں نے سفر کا آغاز کیا۔ لاہور سے دبئی، نیروبی اور وہاں سے یوگنڈا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں یوگنڈا کے ایئرپورٹ پر صبح 9 بجے پہنچ گئے۔

خاکسار نے انہیں ایک ہی درخواست کی تھی کہ سفر میں درود شریف پڑھتے رہنا انشاء اللہ کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی دونوں نے اپنے سفر کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ہم درود شریف پڑھتے رہے۔ یوگنڈا کے ایئرپورٹ پر ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ لوگ کیسے آئے ہیں دونوں نے بڑے ہی حوصلہ کے ساتھ امیگریشن والوں کو جواب دیا کہ ہم اپنے حضور سے ملنے اور جماعت احمدیہ یوگنڈا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے ہیں ان کی درخواست پر ان دونوں کو ایک ایک ماہ کا ویزہ مل گیا۔ ویزہ فیس جمع کروائی۔ ایئرپورٹ سے باہر آ کر محترم امیر صاحب کی خدمت میں فون کیا۔ انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ ٹیکسی کے ذریعہ 120 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد دونوں یوگنڈا کے شہر Jinja جلسہ گاہ پہنچے۔ کیا عظیم الشان نظارہ تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہزاروں احمدی خوبصورت لباس پہنے پیارے آقا کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد پولیس کی موٹر سائیکلوں اور پولیس گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ دیکھا تو حضور کا قافلہ جلسہ گاہ کی طرف آ رہا ہے۔ حضور نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ اور جمعہ کی نماز پڑھائی اس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جلسہ گاہ افریقن احمدی مرد و زن اور بچوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر کسی کے چہرے خوشی کے مارے چمک رہے تھے۔

وہاں پر موجود پاکستانی احمدیوں نے مکرم رانا محفوظ احمد صاحب اور مکرم قیصر خلیل خانصاحب کو گھیر لیا۔ جن میں وہاں کے مربی صاحب بھی تھے اور پوچھنے لگے کہ کیسے آئے ہو۔ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا حضور سے ملاقات اور جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ وہاں کے احباب جماعت نے خوب آؤ بھگت کی۔ مربی صاحب کا فون آیا کہ دونوں کو سٹیج پر جگہ دی جائے گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں نوجوانوں کو حضور کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی دونوں خاکسار کو بتاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ شام تقریباً 5 بجے حضور انور اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے سٹیج پر حضور کے قافلہ کے علاوہ امیر صاحب یوگنڈا، ایک بہت بڑا گورنمنٹ افسر اور یہ دونوں تھے۔ پیارے آقا خطاب فرما رہے تھے اور خوشی کے مارے ان نوجوانوں کی آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ کہ اتنے قریب سے خلیفہ وقت کو دیکھ سکیں گے۔ جب حضور دعا کے بعد جانے لگے تو رانا محفوظ احمد صاحب نے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کر لیا اور بتایا کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں حضور نے پوچھا کیوں۔ ہم دونوں نے عرض کی صرف آپ سے ملنے اور جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شرکت کے لئے پھر پوچھا لنڈن کیوں نہیں آئے۔ ایک نے کہا حضور ہمیں ویزہ ہی نہیں ملا۔ دونوں خوشی کے مارے بات کرنا بھی بھول گئے۔ پھر حضور سے قیصر صاحب نے بھی ہاتھ ملانے کی سعادت حاصل کی پھر حضور سٹیج سے اترے اور تشریف لے گئے۔ انہوں نے بتایا ہم یہ ملاقات بیان ہی نہیں کر سکتے کیونکہ ہم بہت ہی خوش قسمت انسان ہیں جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔

وہاں جتنا عرصہ رہے حضور کے پیچھے نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے۔ وہاں کے امیر صاحب انتہائی مہمان نواز ہیں انہوں نے ہم دونوں کا بہت خیال رکھا۔

رانا محفوظ احمد صاحب نے بتایا کہ اگلے دن حضور نے دورے پر جانا تھا دونوں نے امیر صاحب سے درخواست کی کہ ہم فارغ ہیں اور ہم بھی جانا چاہتے ہیں۔ امیر صاحب کی اجازت سے ہم بھی قافلے کے ساتھ ہو لئے۔ اس طرح جہاں بھی حضور دورے پر جاتے ہم بھی ساتھ ہوتے تھے ہر جگہ ہزاروں آدمی حضور کے آگے پیچھے رہتے تھے اور ہر ایک کا چہرہ چمک رہا تھا۔

25 مئی کو صبح حضور کو الوداع کرنے بہت سے احمدی ایئرپورٹ پر گئے۔ جماعتی طور پر کوسٹرز کا انتظام تھا۔ دونوں نے بھی حضور کو الوداع کہا جب دوبارہ کمپالا مشن ہاؤس آئے تو اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ سارا یوگنڈا ہی سونا ہو گیا ہے۔

آخر یوگنڈا کو الوداع کہنے کا وقت آ گیا انہوں نے بتایا کہ 29 مئی 2005ء کو رات ڈیڑھ بجے محترم امیر صاحب یوگنڈا نے ہمیں ہوائی جہاز پر کینیا کے لئے روانہ کیا۔ ایک گھنٹے کی فلائیٹ کے بعد ہم نیروبی پہنچے۔ تو کینیا امیگریشن والوں سے درخواست کی یہاں ہمارا مشن ہے ہم وہ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہاں کے امیر صاحب سے ملنا ہے۔ انہوں نے خوشی سے ہمیں ویزہ دے دیا۔ خوشی خوشی سے باہر آئے تو وہاں کے مربی سلسلہ مکرم بشارت احمد صاحب ہمیں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کار کے ذریعہ ہمیں مشن ہاؤس لے گئے۔ سیر وغیرہ کرنے کے بعد شام کے وقت جماعت نے ہمیں ایئرپورٹ جہاز پر سوار کرا دیا۔ دبئی سے ہوتے ہوئے لاہور پاکستان پہنچ گئے جتنا بھی خدا کا شکر ادا کریں کم ہوگا۔ یہ تھا ہمارا سفر برائے ملاقات حضور و جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شرکت۔ جو زندگی بھر یاد رہے گا۔

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

بابر شبیر صاحب

دھیان سنگھ

ہاکی کا جادوگر (The Hockey Wizard)

دھیان سنگھ 29/اگست 1906ء کو ہندوستان کے شہر الہ آباد میں پیدا ہوا۔ دھیان سنگھ کے سب سے پہلے کوچ پنکج گپتا تھے انہوں نے دھیان سنگھ کی صلاحیت کو دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکا مستقبل میں چاند کی طرح روشن ہوگا اور پھر دنیا نے دیکھا ایسا ہی ہوا۔ اسی وجہ سے بعد میں اس کا نام دھیان سنگھ سے دھیان چاند پڑ گیا۔ دھیان سپاہی کی حیثیت سے برطانوی فوج میں بھرتی ہوا اور بعد میں ہندوستانی فوج سے میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوا۔

جب دھیان 14 سال کا ہوا تو اس کا باپ اس کو ایک برطانوی افسروں کے ایک ہاکی میچ میں لے گیا اس میچ کو دیکھنے کے بعد اس نے اپنے باپ سے کہا اگر مجھے ہاکی دے دی جاتی تو میں ہارنے والی ٹیم کی مدد کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے باپ نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ آہستہ آہستہ دھیان کی ہاکی میں دلچسپی بڑھتی گئی۔ آخر کار ایک دن برطانوی افسروں میں سے ایک نے دھیان کو اپنے ساتھ کھیلنے کی اجازت دے دی۔ اس نے اپنے پہلے ہی میچ میں ٹیم کو نہ صرف جتوایا بلکہ اکیلے 4 گول بھی کئے۔

1920ء میں دھیان چاند برطانوی فوج میں شامل ہوگیا اس کے ساتھ اس نے ہاکی بھی جاری رکھی۔ اس کو زیادہ پذیرائی اس وقت ملی جب ہندوستان نے 1926ء میں نیوزی لینڈ کا دورہ کیا۔ ہندوستان نے 21 میچز کھیلے اور 18 جیتے اور صرف ایک ہارا۔ ہندوستان کی ٹیم نے کل 192 گول سکور کئے ان میں 100 سے زیادہ اکیلے دھیان نے کئے۔

1928ء میں ایمسٹرڈم اولمپکس میں دھیان چاند کی کپتانی میں ہندوستان نے گولڈ میڈل حاصل کیا اس میں ہندوستان نے 28 گول کئے ان میں سے 11 گول دھیان نے کئے۔ 1928ء کے اولمپکس سے پہلے ہندوستان کی ٹیم انگلینڈ کے دورہ پر تھی اس میں ہندوستان نے 10 میچز میں 72 گول سکور کئے ان میں سے 36 گول دھیان نے کئے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا دھیان کے کھیل میں نکھار پیدا ہوتا گیا جب وہ بال کو ہاکی کے ساتھ گول پوسٹ کی طرف جارہا ہوتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے بال بالکل ساکت ہوکے اس کی ہاکی کے ساتھ چپک گئی ہو اور جب وہ اپنی ہاکی زمین سے اٹھاتا تو یوں دکھائی دیتا کہ بال اس کی ہاکی کے ساتھ چپکی ہوئی ہے اور کشش ثقل بے اثر ہوگئی ہے۔ حتیٰ کہ بلی (Bully) میں 100 میں 99 فیصد یہی امکان ہوتا تھا کہ بال دھیان چاند کے پاس ہی ہوگی۔

ویانا میں اس کا اس طرح مجسمہ بنایا گیا جس میں اس کے چار بازو دکھائے گئے اور چاروں ہاتھوں میں ہاکی دکھائی گئی۔

1932ء کے لاس اینجلس اولمپکس میں بھی ہندوستان نے دھیان کی کپتانی میں گولڈ میڈل حاصل کیا اس میں ہندوستان نے 37 میچز میں 338 گول سکور کئے ان میں سے 133 گول دھیان نے کئے۔

1935ء میں نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے دورہ میں ہندوستان نے 43 میچز میں کل 584 گول کئے ان میں سے 204 دھیان نے کئے۔

1936ء کے برلن اولمپکس میں بھی ہندوستان نے دھیان کی کپتانی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ جرمن کھلاڑی دھیان سے بہت خوفزدہ تھے انہوں نے بہت رف (Rough) کھیل کھیلا اس کھیل میں جرمن کھلاڑی نے دھیان کا ایک دانت توڑ دیا۔ دھیان گراؤنڈ سے باہر آگئے اور فرسٹ ایڈ لینے کے بعد دوبارہ گراؤنڈ میں چلے گئے اس میچ میں ہندوستان نے جرمنی کو 8-1 سے شکست دی ان 8 گول میں سے 6 گول اکیلے دھیان نے کئے۔

دھیان چاند کے کھیل سے متاثر ہوکر مشہور جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر نے اس سے نہ صرف اس کی ہاکی خریدنا چاہی بلکہ اسے جرمن شہریت اور فوج میں اعلیٰ عہدے کی بھی پیشکش کی لیکن اس عظیم کھلاڑی نے اس پیشکش کو ٹھکرادیا۔

1936ء کے دورہ میں ہندوستان نے کل 176 گول سکور کئے ان میں سے 59 گول دھیان نے کئے۔

ہالینڈ میں اس کی ہاکی کو توڑ کر چیک کیا گیا کہ اس کی ہاکی میں ایسی کیا چیز ہے جو بال کو اس کی ہاکی کے ساتھ چپکائے رکھتی ہے جاپان میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس کی ہاکی کے ساتھ کوئی گلو (Glue) لگی ہے جس کی وجہ سے بال اس کی ہاکی کے ساتھ چپکا رہتا ہے۔

42 سال کی عمر ہونے کے باوجود دھیان انتہائی پھرتیلا اور چاق و چوبند تھا اس نے اس دوران 22 میچز میں 61 گول سکور کئے۔

1956ء میں ہندوستان حکومت نے دھیان چاند کو پدما بھشن ایوارڈ دیا۔ اس کے بعد اس نے ہاکی کو خیرباد کہہ دیا۔ بعد میں اس نے پٹیالہ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سپورٹس سے کوچنگ کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ لیکن کوچنگ میں وہ اپنی صلاحیت کو دوسروں میں منتقل کرنے میں ناکام رہا۔

جگر کے کینسر ہونے کی وجہ سے وہ آل انڈیا آف میڈیکل سائنسز کے جنرل وارڈ میں زیر علاج رہا۔ اسی وجہ سے دلبرداشتہ ہوکر اس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ ہاکی کو اپنا پروفیشن نہ بنائے۔

3 دسمبر 1979ء کو یہ عظیم کھلاڑی اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ ہندوستان کی حکومت نے لکھنؤ کے ہاکی سٹیڈیم کو اس کے نام میں تبدیل کر دیا۔ اس کی وفات کے ٹھیک ایک سال بعد 3 دسمبر 1980ء میں ہندوستان حکومت نے یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بچوں کی حفاظت اور گھریلو احتیاطیں

بچوں میں حادثات کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ والدین کی لاپرواہی اور غفلت و دیگر عوامل کی وجہ سے بچوں میں حادثات بہت عام ہیں۔ عموماً ہسپتالوں کے شعبہ ایمرجنسی میں روزانہ کئی بچے کسی نہ کسی حادثے کے باعث جن کی نوعیت معمولی بھی ہوسکتی ہے اور سنگین بھی، لائے جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں حادثہ اتنا سنگین ہوتا ہے کہ موت بھی واقع ہو جاتی ہے جو لواحقین کے لئے شدید ذہنی صدمے کا باعث ہوتا ہے۔

جب ہم حادثات سے بچاؤ کی بات کرتے ہیں تو بچوں کے لئے خصوصاً جن کی عمر پانچ سال سے کم ہو۔ گھر ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں سب سے زیادہ خطرات پائے جاتے ہیں۔ مغربی اور یورپی ممالک میں گھروں کو محفوظ بنانے کے لئے لوگ بہت کام کر رہے ہیں۔ اور ایک نئی اصطلاح جسے چائلڈ پروفنگ (Child Proofing) کہا جاتا ہے، منظر عام پر آرہی ہے۔ اگر گھروں میں بچوں کے متوقع حادثات کے لئے اقدامات کئے جائیں تو ان حادثات میں خاطر خواہ کمی ہوسکتی ہے۔

پانچ سال تک کی عمر کے بچوں میں قدرتی طور پر تجسس پایا جاتا ہے۔ چیزوں کو جاننے اور کھوجنے کی نیت سے وہ گھر کے ہر کونے کھدرے میں آسانی سے پہنچ جاتے ہیں۔ جب بچے گھٹنوں کے بل چلیں یا نیا نیا چلنا سیکھیں تو کسی بھی صورت میں انہیں تنہا نہ چھوڑیں۔

چیزوں کو پرکھنے کے لئے، خصوصاً منہ میں ڈال کر وہ بعض دفعہ ایسی چیزیں نگل جاتے ہیں۔ جو گلے میں پھنس جاتی ہیں اور Chock کر دیتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اتنے چھوٹے بچوں کو بغیر کسی نگرانی کے کھانے کی پلیٹ بھی نہیں دینی چاہئے۔

ایک بہت عام حادثہ سیڑھیوں سے گرنے کی صورت میں دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر گھر کی سیڑھیوں کے سامنے عارضی گیٹ یا جنگلا لگوایا جائے تو ایسے حادثات میں کمی ممکن ہوسکتی ہے۔

کچن میں تیز دھار والی اشیاء، کانچ کے برتنوں اور ماچس وغیرہ کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔ اپنی موجودگی میں بھی بچوں کو چولہے کے پاس نہ جانے دیں۔ جبکہ ہمیشہ کوشش کریں کہ جب کام ختم کر کے کچن سے باہر آئیں تو دروازے کو کنڈی ضرور لگائیں۔

غسل خانہ ایک اور اہم جگہ ہے، یہاں چھوٹے بچوں کے حوالے سے خطرات بہت زیادہ ہیں۔ بالٹی میں پانی بھر کر نہ رکھیں۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو بازار سے ایسی بالٹی خریدیں، جس پر ڈھکن مضبوطی سے بند کیا جاسکے۔ صابن اور دیگر تیزاب وغیرہ کو بچوں کی پہنچ سے بہت دور رکھیں۔

گھر میں کوشش کریں کہ بجلی کے سوئچ بورڈ بچوں کی پہنچ میں نہ ہوں، بصورت دیگر تمام ساکٹس کو مضبوطی سے ٹیپ لگادیں تاکہ نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

بجلی سے چلنے والی اشیاء خصوصاً استری کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

گھر میں فرنیچر خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کا ڈیزائن ایسا ہو کہ ایک تو نوک دار نہ ہو اور پھر شیشے کا استعمال بھی کم سے کم ہو۔

جب بچے گھر سے باہر لان میں کھیلیں تو مسلسل ان کی نگرانی کریں۔

گھر میں ادویات وغیرہ کو بھی بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

گھر میں باہر کا دروازہ یا گیٹ بند رکھیں تاکہ بچہ آپ کی لاعلمی میں گھر سے باہر نہ چلا جائے۔ خصوصاً ایسے گھر جو برلب سڑک ہوتے ہیں۔ وہاں احتیاط کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں آپ کے بچوں کی صحت اور توجہ کے ساتھ ساتھ تحفظ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ اور جنت کے قریب

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ جنت کے قریب ہوتا ہے۔ لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے مگر دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب السخاء حدیث نمبر 1884)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب نکاح وشادی

مکرم محمد یحیٰی احمد صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم محمد داؤد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سینگیڑہ دارالصدر غربی لطیف ربوہ کا نکاح محترمہ ثمینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم حفیظ اللہ صاحب مرحوم نصرت کالونی سے مورخہ 13 جنوری کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پڑھایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد 15 جنوری 2006ء کو رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی 16 جنوری 2006ء کو ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا اس موقعہ پر بھی محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دینی اور دنیاوی حسنات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم امتیاز احمد صاحب ولد مکرم عبدالغنی صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب سکنہ گنج ضلع سیالکوٹ ڈیڑھ سال سے ہیپاٹائٹس سی میں مبتلا ہیں اور زیر علاج ہیں اس کے لئے احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ضرورت باورچی

دارالضیافت ربوہ میں انگلش، چائنیز اور دیگر ہر قسم کے کھانے پکانے کے ماہر باورچی کی فوری ضرورت ہے۔ جو کھانے پکانے کے علاوہ باورچی خانہ کے دیگر سٹاف کو کنٹرول کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہو۔ الاؤنس کے علاوہ حسب قابلیت اضافی مراعات بھی دی جائیں گی۔ امیدوار اپنے تجربہ کی اسناد کے ہمراہ اپنی درخواست صدر/امیر کی تصدیق سے خاکسار کو بھجوائیں۔ (نائب ناظر دارالضیافت)

ولادت

مکرم انعام اللہ قمر صاحب کارکن وکالت مال اول تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6 فروری 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالحی عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم میاں غلام احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار (ر) فیصل آباد حال بوسٹن امریکہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے نواسے عزیزم مبارز کلیم شاہ ابن مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب عمر 8 سال اور دونواسیوں عزیزہ ناجیہ جمیل شاہ بنت مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب عمر 6 سال عزیزہ کشف دانیہ نوید بنت مکرم میاں نوید اشرف صاحب صدر جماعت بے پوائنٹ کیلی فورنیا نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ ان تینوں بچوں کی تقریب آمین مورخہ 15/اکتوبر 2005ء کو بیت الذکر بے پوائنٹ کیلی فورنیا میں منعقد ہوئی۔ مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور پھر دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو انوار قرآنی سے منور کرے اور یہ قرآنی تعلیمات سیکھنے اور سکھانے والے ہوں۔ آمین

پانی بلاضرورت استعمال نہ کریں۔ یہ عادت ڈالیں کہ پانی کم استعمال ہو۔

وہ قادیاں کی رونقیں

وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں!
خدا کرے ہمیں ملیں، جہاں کہیں بھی ہم رہیں

ہر اک طرف سے کارواں، تھے سوئے قادیاں رواں
ہر ایک طفل و مرد و زن کشاں کشاں، جواں جواں
قدم قدم تھے ضو فشاں، مسیحِ وقت کے نشاں
''بڑھے چلو بڑھے چلو'' یہ کہہ رہی تھیں دھڑکنیں
وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں!

عجیب سا تھا سلسلہ! بڑھا ہوا تھا حوصلہ
رواں دواں تھا قافلہ، سمٹ رہا تھا فاصلہ
ھم قدم تھی چل رہی، امام وقت کی دعا
مٹ رہی تھیں نفرتیں، بٹ رہی تھیں برکتیں
وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں

طبیعتوں میں اک الگ، عجیب سا نکھار تھا
آرزو تھی مضطرب، ہر ایک دل میں پیار تھا
نفس نفس تھا مطمئن ہر اک طرف قرار تھا
جبیں جبیں تھی سجدہ ریز، برس رہی تھیں رحمتیں
وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں

برکتیں سمیٹ کر جب اپنے گھر کی راہ لی
امام وقت کی دعا سبھی نے بے پناہ لی
سکون دل کے واسطے بے قرار چاہ لی
جبیں جبیں پہ نور تھا، نگاہ میں فراستیں
وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں

مسیح وقت کی صدا زمن زمن پہنچ گئی
شجر شجر پہنچ گئی، کوہ و دمن پہنچ گئی
نفس نفس مہک اٹھا، چمن چمن پہنچ گئی
ثمر کا رنگ لائیں گی یہ وقف نو کی کونپلیں
وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں

پروفیسر کرامت راجؔ

خبریں

قومی اخبارات سے

ہنگو میں بم دھماکے 23 ہلاک

صوبہ سرحد کے شہر ہنگو میں عزاداروں کے اجتماع میں بم دھماکے ہوئے جن کے نتیجہ میں 23/افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے اس افسوسناک واقعہ سے شہر میں کشیدگی پھیل گئی مشتعل افراد نے دکانیں نذر آتش کر دیں اور توڑ پھوڑ کی۔ کشیدگی پر قابو پانے کیلئے غیر اعلانیہ کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے کہا ہے کہ دو دھماکے ہوئے شہر میں کنٹرول کیلئے فوج کو بھیجا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے وزیر اعلیٰ سرحد سے فون پر بات چیت کی اور امن وامان برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ ہنگو میں فوری طور پر آرمی کی انجینئرنگ اور میڈیکل ٹیمیں پہنچ گئیں اور کنٹرول سنبھال لیا۔ پشاور سے ہنگو جانے والے راستے بند ہو گئے ہیں پشاور ہائی کورٹ کے جج کی زیر نگرانی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ صدر جنرل مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے دہشت گردی کے اس واقعہ پر شدید مذمت کی ہے اور بم دھماکوں میں ہلاک ہونے والوں کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ آئی جی سرحد نے کہا ہے کہ ہنگو میں اب حالات کنٹرول میں ہیں ملک کے باقی شہروں میں ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔

افغانستان میں فسادات

عاشورہ کے موقع پر افغانستان میں مختلف جگہوں پر پانچ افراد ہلاک اور 27 زخمی ہو گئے۔

ایرانی نائب صدر کا دورہ

ایرانی نائب صدر نے جکارتہ کا دورہ کیا اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ایران ایٹمی ٹیکنالوجی پر تحقیق نہیں روکے گا اور اپنے حق کیلئے جدوجہد کرتا رہے گا۔

گوانتاموبے سے 10 رہا

گوانتاموبے جیل سے دس افراد کو رہا کیا گیا ہے ان افراد کا تعلق افغانستان اور مراکش سے ہے۔

نکاح

مکرم مظفر احمد خلیل صاحب آف اوسلو ناروے اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عاطف محمود صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ فرحانہ جبیں صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم کے ساتھ 5 جنوری 2006ء کو بعد نماز مغرب بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں ایک لاکھ نارویجیئن کرونا حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا۔ 8 جنوری کو منصور پیلس میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مکرمہ فرحانہ جبیں صاحبہ حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کانووکیشن گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین کا سالانہ جلسہ عطاء اسناد مورخہ 28 فروری 2006ء کو دس بجے صبح کالج ہال میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ ڈگریاں سیشن برائے 2003ء تا 2005ء کی طالبات کو دی جائیں گی۔ ریہرسل مورخہ 27 فروری 2006 کو صبح 9:30 بجے ہوگی۔ جس میں شمولیت ضروری ہے۔ ڈگری ہولڈرز 15 فروری 2006ء تک کالج آفس سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین چناب نگر ربوہ)

اعلان داخلہ

شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور سندھ نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس (سی ایس) مارننگ پروگرام (ii) بی ایس (آئی ٹی) ایوننگ پروگرام۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 فروری 2006ء ہے۔ نیز داخلہ ٹیسٹ 20 فروری 2006ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 2 فروری 2006ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب ایڈووکیٹ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ المجید صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم آف ٹنڈو اللہ یار سندھ حال دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 26 جنوری 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 86 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ بشمول دیگر پانچ مستورات کے جنازے محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں پڑھائی آپا مرحومہ بفضل اللہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ صاحب نے دعا کروائی مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں اکلوتا بیٹا مکرم چوہدری اقبال محمود صاحب حال U.K اور ایک پوتا وتین پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں والدہ کے بطن سے ہم چار بھائی اور تین بہنیں تھیں تینوں ہمشیرگان اور دو بھائی وفات پا چکے ہیں دو بھائی مکرم صوبیدار میجر (ر) چوہدری عبدالحمید صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالیمن شرقی اور خاکسار عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ (سابق صدر وامیر حلقہ 121 ج۔ب فیصل آباد) بقید حیات ہیں۔ دوسری والدہ سے دو بہنیں حیات ہیں۔ بڑی ہمشیرہ امۃ الحنیف صاحبہ بیوہ مکرم ملک منظور احمد صاحب انور لاہور والدہ عزیزم رشید احمد ارشد صاحب مربی سلسلہ U.K لندن بیمار ہیں ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ قارئین سے ہمشیرہ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بڑی بھاوج مکرمہ نفیس فاطمہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد صادق پرویز صاحب دارالبرکات ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 26 جنوری 2006ء کو صبح واہ کینٹ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 27 جنوری کو بعد نماز جمعہ دیگر 5 جنازوں کے ساتھ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت اقصیٰ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم راجہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور تقریباً 4 سال سے بیمار تھیں اور آج کل بغرض علاج اپنی بیٹی صالحہ حمید صاحبہ کے ہاں واہ کینٹ میں مقیم تھیں۔ بیماری کے دوران مکرم ڈاکٹر جنرل محمود الحسن صاحب نے مرحومہ کا ایک میجر آپریشن بھی کیا۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ کی بڑی بہو تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرے اور درجات بلند کرے۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد صادق پرویز صاحب خود بھی ایک پیچیدہ بیماری کی وجہ سے کئی سالوں سے تکلیف میں ہیں۔ ان کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 فروری

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:53

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

دری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

SHARIF JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

پریمیر کرنسی ایکسچینج کمپنی بی پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: 047-6212974-6215068

الفضل اسٹیٹ
لاہور، گوادر میں مکمل اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بھرپور موقع
ہیڈ آفس لاہور: B1-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5156244-5124803
گوادر برانچ آفس ایئرپورٹ روڈ نزد مدرسہ مسجد گوادر
موبائل: 0300-7066713-03004026760
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 047-6212764 گھر: 6211379

HOT LAPTOP PRICES
New Centrino & Pentium 4ht
Get Canada number via internet
Get Lahore local # aborad
Contact us if you are Computer/laptop Dealer
Special prices for bulk deals
Call 0300-4000767
Email:emaarks@gmail.com

ہمارا نصب العین دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیومن ہاؤس پبلک سکول۔ رجسٹرڈ دارالصدر غربی قمر (ربوہ)
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم نہایت مناسب فیس
محفوظ صحت مندانہ ماحول۔ اعلیٰ تعلیم و تربیت
A1 نرسری اور پریپ کلاسز کے داخلے 12 فروری سے شروع
پرنسپل پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔ فون نمبر: 6211039

C.P.L 29-FD